OPEN ACCESS
ISSN (P): 2789-3820
ISSN (O): 2789-3839
Al-Āfāq Islamic Research Journal
http://alaafaqjournal.com/index.php/alaafaq/index
Vol. 05, Issue: 01, June-2025, PP: 01-07

پاکستان بیت المال - سماجی تحفظ: اسلامی تعلیمات کی روشنی میں تجزیاتی مطالعہ

The Growing Trend of Intolerance in Pakistani Society and its Redress

*** Dr. Sadia Gulzar**
Assistant Professor, Institute of Islamic Studies
University of the Punjab, Lahore, Pakistan.
sadia.is@pu.edu.pk

Abstract:
In the Islamic state, the institution of Bait-ul-Mal is established for the social security of the people. Bait-ul-Mal is considered a trust. During the Prophetic Era (PBUH) and the Siddiqui Era, the wealth that was collected was immediately distributed among the deserving. The Rightly Guided Caliphate was free from corruption. The rightful owner received his due. The reason for the transparency of the Bait-ul-Mal was the simple lifestyle of the Rightly Guided Caliphs and the establishment of a system of justice. In the Islamic Republic of Pakistan, the Bait-ul-Mal institution was established in 1992 to support the disables, orphans, widows and destitute people. The funds of this institution are allocated by the central government. The main purpose of its establishment is to provide social security to the deprived members of society. Billions of rupees were also involved in financial corruption in this institution. Although the projects of the Pakistan Bait-ul-Mal are aimed at increasing welfare, it is important that the funds allocated for the poor is spent on them and not wasted on corruption or nepotism. The purpose of writing this paper is to clarify the role of Bait ul Mal in providing social security in Pakistan. It is also to highlight the importance of this institution's financial transparency. The research paper followed narrative and analytical approach.

Keywords: *Bait-ul-Mal, Social Security, Islamic Fiscal System, Financial Transparency, Accountability, Welfare State*

بیت المال کا تعلق اسلامی ریاست کی مالیاتی پالیسی سے ہے۔ یہ حکومت کی آمدن اور اخراجات کی پالیسی ہے۔ مالیاتی پالیسی کے مختلف اہداف ہوتے ہیں مثلاً ملکی دفاع کو مضبوط کرنا، معاشی ترقی، کفالت عامہ، انسانی وسائل کی منصوبہ بندی اور عوام الناس کو معاشی تحفظ فراہم کرنا وغیرہ۔ حفظ الرحمن سیوہاروی بیت المال کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ بیت المال کا قیام اسلامی ریاست کی مالیاتی پالیسی کے عملی اطلاق اور مقاصد کے حصول کے لیے عمل میں لایا جاتا ہے۔ نیز سرکاری خزانہ کی محفوظ عمارت کو بھی بیت المال کہا جاتا ہے۔[1] ذیل میں اسلام کے نظام بیت المال کی خصوصیات بیان کی گئی ہیں۔

اسلام کے نظام بیت المال کی خصوصیات

1۔ بیت المال بطور سرکاری خزانہ:

اسلامی تاریخ میں بیت المال کی حیثیت سرکاری خزانہ کی رہی۔ یہ سرکاری ذرائع آمدن اور اخرجات پر مبنی رہا۔ بیت المال کی عملی شکل عہد نبی ﷺ میں موجود تھی۔ مسجد نبوی کو ہی بیت المال کا مقام حاصل تھا۔ مسجد کے صحن میں ذرائع آمدن کو رکھا جاتا اور فوری طور پر مستحقین میں تقسیم کر دیا جاتا۔ ابن سعد لکھتے ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ کے دور میں جو مال جمع ہوتا فوری مستحقین میں تقسیم کر دیا جاتا۔ ان کی وفات کے بعد جب بیت المال کو کھولا گیا تو اس میں سے صرف ایک درہم نکلا۔[2] بیت المال کا باقاعدہ محکمہ حضرت عمر فاروق کے دور میں 15ھ میں شوریٰ کے مشورے سے قائم ہوا۔ مرکزی بیت المال مدینہ منورہ میں قائم کیا گیا اس کے ناظم حضرت عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ مقرر ہوا۔ بیت المال کے قیام کا مقصد بحرین کا پانچ لاکھ درہم کا مال غنیمت کا انتظام کرنا تھا۔[3]

2۔ بیت المال بطور سماجی تحفظ:

اسلام میں عوام کے سماجی تحفظ کا اہم ذریعہ زکوٰۃ اور صدقات نافلہ ہیں۔ زکوٰۃ کی جمع و تقسیم حکومت کی ذمہ داریوں میں سے ہے جب کہ صدقات نافلہ انفرادی ذمہ داری ہے۔ زکوۃ اور صدقات کی ادائیگی پر اجر و ثواب کا وعدہ اور کوتاہی پر عذاب کی وعید ہے۔ نبی کریم ﷺ اور خلفاء راشدین نے عوام الناس کے سماجی تحفظ کو یقینی بنایا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنی ذمہ داریوں کا احساس کرتے ہوئے فرمایا:

لو مات جمل ضياعاً على شط الفرات لخشيت أن يسألني الله عنه[4]

اگر کوئی اونٹ ساحل فرات پر ضائع ہو کے مر جائے تو مجھے اندیشہ ہے کہ مجھ سے اللہ تعالیٰ اس معاملے کی بھی باز پرس کرے گا۔

حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ:

"معلوم رہے بخدا! اگر میں زندہ رہ گیا تو اہل اعراق کی بیواؤں کو ایسا چھوڑوں گا کہ میرے بعد کسی امیر کی محتاج نہ رہیں۔"[5]

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عوام کی ضروریات سے آگاہی کے لیے آبادی کی مردم شماری کا طریقہ رائج کیا۔[6] آبادی کے صحیح اور مستند اعداد و شمار کا علم ہوا۔ جس سے لوگوں کی مالی حالت سے بھی آگاہی ہوئی اور غریب طبقہ کی کفالت کا بھی انتظام کیا گیا۔

خلفاءِ راشدین نے عوام الناس کی ضروریات کو پوری کرنے کے لیے وظائف جاری کیے۔ مساکین، فقراء اور مسافروں کے لیے دارالطعام بنائے اور مسافروں کے لیے سرائیں بھی تعمیر کروائیں۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بیت المال کی اشیاء کو عوام کی فلاح و بہبود پر خرچ کر دیتے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے بیت المال کے لیے پہر دار مقرر نہیں کیے تھے کیونکہ بیت المال میں کچھ نہیں بچتا تھا۔[7] وظائف کے اجراء کے ضمن میں حضرت عمر فاروقؓ پیدا ہونے والے بچے کے سو درہم مقرر فرماتے۔ جب وہ بڑا ہوتا تو دو سو تک بڑھا دیتے اور جب بالغ ہوتا تو اور زیادہ کر دیتے تھے۔ اگر ان کے پاس لاوارث بچہ لایا جاتا تو اس کے لیے بھی سو درہم اور مناسب خرچہ مقرر فرماتے۔[8] حضرت عثمان غنیؓ نے عطیات میں سو فیصد کا اضافہ فرمایا۔ حضرت عمرؓ رمضان المبارک میں مال غنیمت کے حقدار کا روزانہ ایک درہم کا اضافہ کرتے تھے۔ اُنھوں نے ازواج مطہرات کا یومیہ اضافہ دو دو درہم کیا تھا۔ امیر المومنین سے کہا گیا تھا کہ آپ لوگوں کے لیے کھانا تیار کروا کے ان کو اکٹھا کھلا دیں۔ اس کے جواب میں آپ نے فرمایا میں لوگوں کو ان کے گھروں میں پیٹ بھر کر کھانا کھلاتا ہوں۔ حضرت عثمانؓ نے حضرت عمرؓ کا طریقہ برقرار رکھا اس میں یہ اضافہ کیا رمضان المبارک میں کھانا پکواتے تھے جو مسجد میں رہنے والوں، عبادت گزاروں، مسافروں اور رمضان کے سائلوں میں تقسیم کیا جاتا۔[9]

حضرت عمرؓ نے دارالرقیق (غلام خانہ) اور دارالدقیق (توشہ خانہ) بناوائے تھے۔ اس میں انھوں نے آٹا، ستو، کھجور، کشمش اور حاجت کی چیزیں رکھیں جن سے وہ مسافروں اور مہمانوں کی مدد کرتے تھے۔[10] حضرت علیؓ بیت المال کی تمام چیزیں مسلمانوں میں تقسیم کر دیتے پھر بطور شکرانہ وہاں نماز ادا کرتے تاکہ بیت المال گواہی دے کہ تمام چیزیں مسلمانوں کی فلاح و بہبود پر خرچ کی گئیں۔[11]

حضرت عمر بن عبد العزیزؒ نے منصب داروں کی اولاد کے مناصب مقرر کرنے کے لیے قرعہ کا طریقہ تجویز فرمایا اور جس کے نام قرعہ نکل آتا اس کا دو سو درہم منصب مقرر ہوتا اور جس کے نام نہیں نکلتا اس کے چالیس درہم ہوتے تھے۔ بصرہ کے تمام فقراء کے تین تین درہم مقرر کیے گئے۔ البتہ جو لوگ اپاہج اور معذور تھے ان کے پچاس پچاس مقرر کیے۔[12] حضرت عمر بن عبد العزیزؒ نے مساکین، فقراء اور مسافروں

کے لیے دار الطعام بنایا تھا۔ اصحاب اہتمام کو حکم تھا کہ اس لنگر خانے سے خود کچھ نہ لیں یہ محض فقراء، مساکین اور مسافروں کے لیے ہے۔[13] مسافروں کے لیے سرائیں بھی تعمیر کروائیں اور حکام کو حکم دیا کہ ان کے سواری کے جانوروں کا خیال رکھا جائے۔ اگر ہلاک ہو جائیں اور مسافر خریدنے کی استطاعت نہیں رکھتے تو نیا خرید کر دیا جائے تاکہ وہ آسانی سے اپنی منزل تک پہنچ سکیں۔ [14]

3۔مالی بد عنوانیوں سے پاک:

عہد نبوی ﷺ اور خلافت راشدہ میں بیت المال مالی بد عنوانیوں سے پاک تھا۔ جو مال جمع ہو تا وہ عوام کی فلاح و بہبود پر خرچ ہو جاتا۔ بیت المال کے معاملات کو درست طریقے سے چلانے کے لیے بیت المال کے نگران میں امانت داری اور قناعت کا ہونا ضروری ہے تاکہ عوام سے جمع کیے گئے مالی وسائل اُن کی فلاح پر خرچ کیے جا سکیں اور افراد معاشرہ کو معاشی تحفظ مہیا ہو سکے۔ نبی ﷺ نے حضرت معاذ بن جبلؓ کو یمن کی طرف روانہ فرمایا تو خیانت سے بھی بچنے کا حکم دیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: "ہر خائن اپنی خیانت کو لیے ہوئے قیامت کے دن آئے گا۔"[15]

ارشاد نبوی ﷺ ہے:

ما من عبد يسترعيه الله رعية، يموت يوم يموت وهو غاش لرعيته، الا حرّم الله عليه الجنّة[16]

کوئی بندہ ایسا نہیں ہے جس کو اللہ تعالیٰ ایک رعیت دے دے، پھر وہ مرے اور اس حال میں کہ وہ اپنی رعیت کے حقوق میں خیانت کرتا ہو مگر اللہ تعالیٰ اس پر جنت حرام کر دے گا۔

نبی ﷺ نے جب بھی کسی شخص سے بھی قرض لیا تو اُس کی ادائیگی فرمائی۔ لیکن جب سربراہ حکومت کا معاملہ ہو تو اسلام میں اس کی زیادہ سختی کی گئی ہے اس کی واضح مثال حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت سے ملتی ہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو جب مالی ضرورت ہوتی تھی تو وہ بیت المال کے خزانچی کے پاس جا کر اس سے قرض مانگتے تھے۔ بعض اوقات آپؓ بہت زیادہ تنگدست ہو جاتے تو بیت المال کا افسر آپؓ کے پاس آکر سخت تقاضا کرتا تو آپؓ کوئی نہ کوئی تدبیر نکال لیتے تھے۔[17]

پاکستان بیت المال

پاکستان بیت المال کا ادارہ مرکزی خزانہ سے الگ ہے۔ جو کہ ایک نیم خود مختار خیراتی ادارہ ہے۔ پاکستان بیت المال 1992ء میں دو بلین ڈالر کی رقم سے معاشرے کے معذور، یتیموں اور نادار افراد کی امداد کے لیے قائم کیا گیا۔ بنیادی طور پر یہ ایک خیراتی ادارہ ہے۔ اس ادارے کے لیے فنڈز مرکزی حکومت مختص کرتی ہے۔

اس کے مندرجہ ذیل پراجیکٹ قابل ذکر ہیں۔

بیت المال کے اہم پراجیکٹ:

1. **پاکستان بیت المال سویٹ ہومز** (Pakistan Bait-ul-Mal Sweet Homes):

پاکستان بیت المال کے تحت یتیم خانے بنائے گئے ہیں جن کو پاکستان سویٹ ہوم کا نام دیا گیا ہے۔ یہ ادارہ چار سے چھ سال تک کے یتیم بچے لیتا ہے۔ ان کی تمام ضروریات بیت المال پوری کرتا ہے۔ ان بچوں کو اچھے تعلیمی اداروں میں داخل کروایا جاتا ہے۔ ملک بھر میں پاکستان سویٹ ہومز بنائے جا رہے ہیں اور ہر ضلعی سطح پر ایک یتیم خانے کا قیام بیت المال کے اہداف میں شامل ہے۔ جون 2013ء تک 30 پاکستان سویٹ ہومز قائم ہو چکے تھے جن میں 3140 یتیم بچوں کا اندراج کیا گیا تھا[18] جنوری 2025ء تک 51 پاکستان سویٹ ہومز قائم ہو چکے تھے۔[19]

2۔خواتین کی خود مختاری کے مراکز (Women Empowerment Center (WEC)):

خواتین کی خود مختاری کے مراکز 1995ء سے ملک بھر کے اضلاع بشمول آزاد کشمیر اور شمالی علاقہ جات میں کھلے گئے ہیں۔ یہ مراکز یتیم، بیوہ

اور غریب خواتین کو ووکیشنل ٹریننگ کی سہولت فراہم کرتے ہیں۔خواتین کی خود مختاری کے کل 162 سنٹر قائم کیے گئے ہیں۔ جنوری 2025ء تک 12,377 ٹرینی ان سنٹرز سے مستفید ہو رہے تھے جبکہ 277238 ٹرینیز فارغ التحصیل ہو چکے تھے۔اس ادارے میں چھ ماہ کے کورس کا انعقاد کروایا جاتا ہے۔یہ کورس بلا معاوضہ کروائے جاتے ہیں اور اس میں استعمال ہونے والے مواد مثلاً دھاگہ، مشین اور کپڑا وغیرہ مفت فراہم کیے جاتے ہیں۔ان سنٹرز کے قیام کا مقصد خواتین کو معاشی طور پر کمانے کے قابل بنانا ہے۔[20]

3۔چائلڈ لیبر کی بحالی کے لیے پاکستان بیت المال سکول(Pakistan Bait-ul-Mal School for Rehabilitation of Child Labor):

اس ادارے کے قیام کا مقصد یتیم، بیوہ، بے سہارا اور غریب افراد کی خدمت کرنا ہے۔یہ ادارہ پہلے چائلڈ لیبر کی بحالی کے لیے قومی مرکز(National Centre(S) for Rehabilitation of Child Labor (NCsRCL) کے نام سے 1995ء میں 5 سے 14 سال تک کے چائلڈ لیبر سے منسلک بچوں کے لیے قائم کیا گیا۔کام سے ہٹا کر بچوں کو بیت المال کے سکول میں مفت پرائمری تعلیم فراہم کی جاتی ہے اور ان کی بنیادی ضروریات بھی پوری کی جاتی ہیں۔پرائمری تعلیم کے بعد ان بچوں کو سرکاری سکولوں میں تعلیم کی سہولت فراہم کی جاتی اور اس کے اخراجات پاکستان بیت المال برداشت کرتا ہے۔اس ادارے کے کل 159 سنٹرز ہیں۔45000 طلبہ پرائمری تعلیم حاصل کر چکے ہیں۔17107 بچے پرائمری تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔[21]

4۔انفرادی مالی امداد(Individual Finance Assistance(IFA)):

مالی امداد غریب افراد، غیر مسلموں اور سادات کو دی جاتی ہے۔رقم کا اجراء تعلیمی، طبی، شادی اور دیگر بنیادی ضروریات، وغیرہ کے لیے کیا جاتا ہے۔

4.1 تعلیمی وظائف(Education Stipend):

سرکاری اداروں کے قابل اور ضرورت مند طلبہ کو تعلیمی ضروریات کے لیے مالی امداد فراہم کی جاتی ہے۔پرائیوٹ اداروں کے طلبہ اور سرکاری ملازمین کے بچے اس اسکالرشپ کے اہل نہیں ہیں۔اس امداد کا اجراء 30,000 سے کم ماہانہ آمدن رکھنے والے افراد کے لیے کیا جاتا ہے۔[22]

4.2 خاص دوست(Special Friend):

پاکستان بیت المال ایک یا ایک سے زائد معذور افراد رکھنے والے خاندان کو خاص دوست قرار دیتا ہے۔اس پراجیکٹ کے تحت بیت المال مالی امداد اور وہیل چیئر کی سہولت تمام معذور افراد کو فراہم کرتا ہے۔اگر کسی خاندان میں ایک معذور فرد ہو تو اس کو بیس ہزار، اگر دو یا دو سے زائد ہوں تو تیس ہزار کی رقم سالانہ دی جاتی ہے۔وہیل چیئر، مصنوعی ٹانگ، سفید چھڑی اور سماعت کے لیے آلہ کی امداد ضرورت مندوں کو فراہم کی جاتی ہے۔[23]

4.3 طبی امداد(Medical Assistance):

اس امداد کا اجراء 30,000 سے کم ماہانہ آمدن رکھنے والے افراد کے لیے کیا جاتا ہے۔یہ ادارہ پندرہ لاکھ تک کی مالی امداد فراہم کرتا ہے۔ پاکستان بیت المال کینسر، ہیپاٹائٹس، اہم اعضاء کی سرجری، تپ دق، دل کی بیماری اور ڈائیلاسز کے لیے طبی علاج فراہم کرتا ہے۔[24]

5۔پاکستان تھیلیسیمیا سنٹر(Pakistan Thalassaemia Centre):

اس سنٹر میں یتیم، بیوہ، بے سہارا اور غریب افراد درخواست دینے کا اہل ہیں۔ تھیلیسیمیا کے مریضوں کو مفت علاج کی سہولت فراہم کرنے

کے لیے F-9 پارک، اسلام آباد میں NOVARTIS (PVT) LIMITED کے مالی تعاون سے اسٹیٹ آف دی آرٹ تھیلیسیمیا سینٹر قائم کیا گیا ہے۔ 2020ء سے جنوری 2025ء تک 15000 سے زائد تھیلیسیمیا کے مریضوں کی مدد کی گئی۔ [25]

6۔ شیلٹر ہوم (Shelter Home):

اس سہولت سے یکم ستمبر 2020 سے اب تک 17123829 افراد نے فائدہ اُٹھایا۔ 1399207 افراد کو پناہ دی گئی اور 1572462 افراد میں کھانا تقسیم کیا گیا۔ [26]

7۔ اولڈ ہوم (Old Home):

بزرگ شہری جن کی عمر ساٹھ سال سے اُوپر ہے ان کے لیے اولڈ ہوم کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ ان میں بزرگ افراد کو مفت رہائش اور بنیادی سہولیات فراہم کی جاتی ہیں۔ [27]

این جی اوز (Civil Society/ NGOS Wing):

پاکستان بیت المال این جی اوز کی (قومی سطح پر رجسٹرڈ این جی اوز (رجسٹریشن کی تین سال کی مدت گزار چکی ہو) اور 5-3 سال تک کام بھی معیاری رہا ہو۔ [28]) بھی مالی مدد کرتا ہے۔

پاکستان بیت المال کا بجٹ اور اس میں مالی بدعنوانیاں

پاکستان بیت المال کے لیے مرکزی حکومت ہر سال بجٹ میں فنڈز کا اجراء کرتی ہے۔ پاکستان اقتصادی سروے کے مطابق پاکستان بیت المال کے لیے مالی سال 2024ء میں 7.67 بلین روپے کی رقم مختص کی گئی۔ جولائی تا مارچ تک 4.32 ارب روپے مختلف منصوبوں پر خرچ کیے گئے۔ پاکستان سویٹ ہومز کے لیے 645.89 ملین روپے اور پاکستان بیت المال شیلٹر ہوم کے لیے 137.82 ملین روپے استعمال میں لائے گئے۔ اولڈ ہوم کے لیے 8.04 ملین روپے استعمال میں لائے گئے۔ چائلڈ لیبر کی بحالی کے لیے پاکستان بیت المال سکول کے لیے 422.78 ملین روپے مستحقین میں تقسیم کیے گئے۔ خواتین کو بااختیار بنانے والے مراکز کے لیے 272.0 ملین روپے استعمال میں لائے گئے۔ روٹی سب کے لیے پراجیکٹ میں 28.06 ملین روپے خرچ کیے گئے۔ انفرادی مالی امداد کے لیے 1.75 بلین روپے تقسیم کیے گئے۔ [29]

پاکستان بیت المال کے لیے مالی سال 19-2018ء میں پانچ ارب روپے مختص کیے گئے جن میں تین ارب روپے سے زائد کی رقم میں بدعنوانی کی گئی۔ مالی امداد کے ضمن میں مستحق افراد کے ڈیٹا کی تصدیق نہیں کی گئی۔ دو ارب چالیس کروڑ روپے کی مالی امداد کے اجراء کو بے قاعدگیوں میں شمار کیا گیا ہے۔ (اس امکان کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا کہ کوئی شخص بیک وقت بیت المال اور زکوٰۃ فنڈ دونوں سے فائدہ نہ اُٹھا رہا ہو)۔ سویٹ ہوم کے بچوں کے لیے اشیاء کی خریداری کی مد میں کروڑوں روپے کی بے قاعدگیاں ہوئیں۔ اسی طرح ادویات کی خریداری میں بھی بدعنوانی کے مسائل رہے۔ [30]

اگست 2024ء میں آڈیٹر جنرل کی رپورٹ کے مطابق پاکستان بیت المال نے کروڑوں کے فنڈز خلاف ضابطہ خرچ کئے جن میں غریبوں کی مالی امداد کے فنڈز میں سے 2 کروڑ 81 لاکھ روپے سرکاری ملازمین میں تقسیم کئے گئے۔ ایک ارب 37 کروڑ روپے کے سرکاری فنڈز کمرشل بینک اکاؤنٹ میں منتقل کیے گئے۔ اسی طرح غیر استعمال شدہ 52 کروڑ واپس سرکاری خزانے میں جمع نہیں کرائے گئے۔ [31]

اسلامی تاریخ میں بیت المال کا ادارہ سرکاری خزانہ کے طور پر استعمال ہوتا رہا۔ جس کو خلفاء راشدین کے ادوار کے بعد مالی بدعنوانیاں اور عیش و عشرت کے لیے استعمال میں لایا گیا۔ نیز محاصل کی وصولی میں بھی غیر شرعی پہلو رہے مثلاً عوام پر غیر ضروری ٹیکس لاگو کیے گئے۔ تاہم پاکستان بیت المال ایک خیراتی ادارہ ہے۔ مرکزی خزانہ سے اس ادراے کو سالانہ فنڈز کا اجراء ہوتا ہے۔ ملکی ضروریات کے تحت عوام کے

سماجی تحفظ کے لیے اس ادارے کا قیام قابل تعریف اقدام ہے۔ تاہم اس میں چند پہلو اصلاح طلب ہیں۔

پاکستان بیت المال میں اصلاح کے لیے تجاویز:

پاکستان بیت المال کا خود مختار ادارہ ہونا خوش آئند ہے۔ ضرورت مندوں کی مالی مدد قرض حسنہ کی مد میں ہونی چاہیے۔ اس سے اس ادارہ کی خود مختاری میں اضافہ ہو گا۔ نیز یہ آنے والے دور میں مضبوط ہوتا رہے گا۔ نیز خیر کے کام بغیر حکومت کی امداد کے جاری رہیں گے۔

اگر چہ بیت المال کے پراجیکٹ فلاح و بہبود میں اضافہ کے لیے ہیں۔ تاہم یہ ضروری ہے کہ جو رقم غرباء کے لیے مختص کی گئی ہے وہ اُن پر خرچ کی جائے اور اس کو کرپشن یا اقرباء پروری کے نذر نہ کیا جائے۔ حق دار کو اُس کا حق ملنے سے ہی عوام الناس کو سماجی تحفظ حاصل ہو سکتا ہے۔ نیز اس سے غربت میں کمی آسکتی ہے اور لوگوں کا معیار زندگی بہتر ہو سکتا ہے۔

طلباء کو میٹرک تک کی تعلیم کی فراہمی کے بعد ان کے رجحان کو مد نظر رکھنا چاہیے۔ اگر بچہ تعلیم میں دلچسپی نہیں رکھتا تو اُس کو ہنر سکھانا چاہیے اور اپنا کاروبار کرنے کے لیے قرض حسنہ یا اسلامی طریقہ ہائے تمویل کے اصولوں پر کام کرنے کے لیے فنڈز کا اجراء کرنا چاہیے تاکہ وہ باعزت پیشہ اختیار کر سکے۔ نیز جو بچے تعلیم حاصل کرنے کا شوق رکھتے ہوں اُن کو مزید تعلیم کے حصول کے لیے سہولیات فراہم کرنی چاہیں تاکہ ان پر کی جانے والی سرمایہ کاری سے مستقبل میں ملک مستفید ہو سکے۔

حکومت کو فلاح عامہ کے تحت آنے والے ایک نوعیت کے اداروں کو ایک ادارے میں مدغم کر دینا چاہیے۔ اس سے ان اداروں کے انتظامی اخراجات میں کمی آئے گی کیونکہ حکومت نے مختلف فلاح عامہ کے اداروں مثلاً بیت المال، زکوۃ اور بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام کے انتظامی امور کے لیے غیر ضروری تقرریاں سیاسی بنیادوں پر کی گئی ہیں مثلاً بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام کے تحت تحصیل سطح پر سترہ گریڈ کا آفیسر اور اس کے ماتحت عملہ مقرر کیا گیا ہے۔ اگر ان اداروں کو مدغم کر دیا جائے اور دیانتدار اور قابل افراد کا تقرر کیا جائے تو مثبت نتائج حاصل ہو سکتے ہیں۔

@ 2025 by the author, this article is an open access article distributed
Under the terms and conditions of the Creative Commons Attribution
(CC-BY) (http://creativecommons.org/licenses/by/4.0/)

حوالہ جات

[1] حفظ الرحمن سیوہاروی، اسلام کا اقتصادی نظام، کراچی: شیخ الھند اکیڈمی، 2010ء، ط۔۔ اوّل، ص229

[2] ابن سعد، الطبقات الکبری، بیروت: دار بیروت، 1957ء، ج3: ص213

[3] شبلی نعمانی، الفاروق، کراچی: دارالاشاعت، 1991ء، ط۔۔ اوّل، ص224-223

[4] الطّبری، محمد بن جریر، ابو جعفر، تاریخ الامم والملوک المعروف تاریخ طبری، مطبعۃ الاستقامۃ، بیروت (لبنان): دارالکتب العلمیۃ، ط۔ الثانیۃ، 2003ء، ج2، ص 241

[5] ابو یوسف، یعقوب بن ابراہیم، کتاب الخراج، بیروت (لبنان): دارالمعرفۃ، ص37

[6] الطبقات الکبری، ج:3، ص295

[7] ایضاً، ج3:، ص213

[8] ایضاً، ج:3، ص298

[9] طبری، تاریخ الامم والملوک، ج:2، ص 591

[10] الطبقات الکبری، ج3: ص283

[11] السیوطی، جلال الدین، تاریخ الخلفاء، بیروت (لبنان): دارالمعرفہ، ط۔ الخامسۃ، 2000ء، ص160

[12] تاریخ الامم والملوک، ج:4، ص70

[13] الطبقات الکبری، ج:5، ص378

[14] تاریخ الامم والملوک، ج:4، ص69

[15] الترمذی، الجامع / السنن، ابواب الاحکام، باب ماجاء فی ھدایا الامراء، حدیث نمبر:1335

[16] مسلم، الجامع الصحیح، کتاب الایمان، باب استحقاق الوالی الغاش لرعیتہ والنار، حدیث نمبر:363

[17] الطبقات الکبریٰ، ج 3، ص 276

[18] Pakistan Bait-ul-mal, SweetHome,http://www.pbm.gov.pk/Projects/Ongoing/sweethome/introduction.html retrieved 18-06-2013

[19] Ibid, https://www.pbm.gov.pk/downloads/psh13-06-2023.pdf , retrieved 15-01-2025

[20] Pakistan Bait-ul-mal, Women Empowerment Centre, https://www.pbm.gov.pk/vds.html ,retrieved 15-01-2025

[21] Pakistan Bait-ul-mal, Pakistan Bait-ul-Mal School for Rehabilitation of Child Labor ,https://www.pbm.gov.pk/ncrcl.html , retrieved 15-01-2025

[22] Pakistan Bait-ul-Mal, Individual Financial Assistance: Education , https://www.pbm.gov.pk/education.html, retrieved 15-01-2025

[23] Pakistan Bait-ul-Mal, Individual Financial Assistance: Special Friend , https://www.pbm.gov.pk/sfp.html, retrieved 15-01-2025

[24] Pakistan Bait-ul-Mal, Individual Financial Assistance: Medical Assistance , https://www.pbm.gov.pk/medical.html, retrieved 15-01-2025

[25] Pakistan Bait-ul-Mal, Pakistan Thalassaemia Centre, https://www.pbm.gov.pk/thalassaemia.html, retrieved 15-01-2025

[26] Pakistan Bait-ul-Mal, Shelter Home, http://shelterhome.pbm.gov.pk/, retrieved 15-01-2025

[27] Pakistan Bait-ul-Mal, PBM Old Home, https://www.pbm.gov.pk/greathome.html, retrieved 15-01-2025

[28] Pakistan Bait-ul-Mal, Civil Society/ NGOS Wing, https://www.pbm.gov.pk/csw.html retrieved 15-01-2025

[29] Pakistan Economic Survey2023-24,Islamabad: Ministry of Finance, pp.270-271

[30] اُردو بی سی نیوز، پاکستان کے آڈیٹر جنرل نے زکوۃ اور بیت المال کے فنڈز میں اربوں روپے کی بے قاعدگیوں کا انکشاف کیا ہے: https://www.bbc.com/urdu/pakistan-52753584

[31] ہم نیوز،پاکستان بیت المال میں 2 ارب روپے سے زائد کی مالی بے ضابطگیوں کا انکشاف ہوا ہے: https://humnews.pk/latest/497080/